REGD No P.67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۶ — شمارہ ۲۹

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۲/- روپے
ششماہی ۶/- روپے
ممالک غیر ۱۵/- روپے

فی پرچہ :- ۲۵ پیسے

۲۰ رجولائی ۱۹۶۷ء | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ | ۲۰ روفا ۱۳۴۶ ہش

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی سوئٹزرلینڈ میں تشریف آوری

حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں ایک خصوصی تقریب

متعدد ملکوں کے سفیروں اور ملک کے سربرآوردہ حضرات کی شرکت

قادیان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کے سلسلہ میں اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مغربی جرمنی سے مورخہ ۱۰ رجولائی بروز پیر کے روز صبح گیارہ بجے کے قریب بخیریت زیورک (سوئٹزرلینڈ) تشریف لائے۔ ہوائی اڈے پر سوئٹزرلینڈ کے معزز اور سربرآوردہ مسلمانوں نے حضور کا استقبال کیا۔ اسی روز شام کو حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں معززین کثرت سے شامل ہوئے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ تشریف لے گئے

احباب سفر کے بابرکت ہونے اور حضور کی بخیر و عافیت کے ساتھ کامیاب و بامراد مراجعت کے لئے بالالتزام دعائیں کریں

قادیان ۲۰ رجولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغرب کی مردہ پرست اور دہریہ اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے اور ان پر اتمام حجت کرنے کی غرض سے یورپ تشریف لے گئے۔ مورخہ ۶ رجولائی ۶۷ء کو حضور انور بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ سے کراچی روانہ ہوئے۔ اگلے روز مورخہ ۷ رجولائی بخیریت کراچی پہنچے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع اہل قافلہ ۸ رجولائی کو ۸ بجے صبح کراچی سے پی۔ آئی۔ اے کے بوئنگ بی ۷۰۷ طیارہ کے ذریعہ براستہ تہران و ماسکو فرانکفورٹ مغربی جرمنی تین بج کر ۴۰ منٹ پر بخیریت پہنچ گئے۔ فرانکفورٹ سے حضور نے جملہ احباب جماعت کو محبت بھرا اسلام بھجوایا۔

محمد افضل صاحب صابر مقیم تہران کی اطلاع کے مطابق حضور کا طیارہ اسی روز ۵ بج کر ۴۰ منٹ پر تہران کے فضائی مستقر پر اُترا۔ وہاں جماعت تہران کے احباب حضور کے استقبال کے لئے پہلے سے موجود تھے حضور نے احباب جماعت سے ملاقات فرمائی اور سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ سوا دس بجے حضور کا طیارہ آگے روانہ ہوا۔ اور اسی روز براستہ ماسکو یہ قافلہ فرانکفورٹ پہنچ گئے۔

قافلہ کے ارکان حضور کے اس تبلیغی سفر میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو بحیثیت وکیل التبشیر مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے کو بطور پرائیویٹ سیکرٹری اور مکرم عبد المنان صاحب دہلوی کو بطور خادم حضور کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا ہے۔ نیز حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح اور محترمہ سیدہ طیبہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی اپنے خرچ پر حضور کے ہمراہ یورپ تشریف لے گئی ہیں۔

ربوہ سے حضور کی روانگی مورخہ ۶ رجولائی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قصر خلافت سے ½۹ بجے صبح موٹر کار سے روانہ ہوئے پہلے حضور حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحب مدظلہا سے ملاقات کرنے اور خیریت دریافت کرنے اُن کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ وہاں سے حضور بہشتی مقبرہ گئے جہاں حضور نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور دوسرے بزرگان کے مزاروں پر دعا کی۔ یہاں سے فارغ ہو کر حضور ۹ بج کر ۵ منٹ پر ریلوے اسٹیشن ربوہ تشریف لے گئے جہاں ہزارہا احباب ایک نظام کے تحت قطار در قطار حضور کے انتظار میں ایستادہ تھے۔ جونہی حضور موٹر کار سے اُتر کر پلیٹ فارم پر تشریف لائے احباب نے پُرجوش نعرے لگائے۔ حضور نے بیرونجات کے احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ چونکہ احباب دور دور تک قطاروں میں کھڑے تھے اور پیچھے کھڑے ہونے والے احباب کے لئے حضور کی زیارت کرنا ممکن نہ تھا اس لئے حضور نے مشتاقان دید کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے از راہ شفقت ایک کرسی لانے کی ہدایت فرمائی۔ اور خاصی دیر تک حضور اُس کرسی پر کھڑے رہے۔ اس اثناء میں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے لاؤڈ سپیکر پر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی دعائیہ نظم پڑھی۔ جب یہ اطلاع ملی کہ گاڑی لالیاں ریلوے سٹیشن پر پہنچ چکی ہے اور اب وہاں سے ربوہ کی جانب روانہ ہونے والی ہے تو حضور نے دس بج کر دس منٹ پر ہاتھ اُٹھا کر اجتماعی دعا کرائی جس میں سب احباب شریک ہوئے۔ سات منٹ تک اسٹیشن اور اس کا ماحول ہزارہا قلوب سے نکلنے والی متضرعانہ دعاؤں ... احباب کی ہچکیوں اور سسکیوں کی دھیمی آوازوں سے گونجتا رہا۔ دس بج کر ۴۵ منٹ پر گاڑی ربوہ کے اسٹیشن پر پہنچی حضور اور قافلہ کے دیگر ارکان گاڑی میں سوار ہوئے۔ گاڑی روانہ ہونے تک حضور اپنے ڈبہ کے دروازے میں کھڑے رہے۔ پونے گیارہ بجے گارڈ نے وسل دی جونہی گاڑی حرکت میں آئی احباب نے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اسلام زندہ باد حضرت امیر المومنین زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگا کر حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

صدقہ کے طور پر بکروں کی قربانی گاڑی روانہ ہوتے ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سات بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ نیز مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے اپنی طرف سے ایک بکرا ذبح کرایا۔ خاندان حضرت مسیح موعود۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بکرے ذبح کئے گئے نیز لوکل انجمن احمدیہ کے زیر انتظام ربوہ کے جملہ محلہ جات میں بھی اس روز نماز فجر کے بعد ایک ایک دو دو بکرے ذبح کئے گئے۔

امیر مقامی اور امام الصلوٰۃ کا تقرر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ سے واپسی تک کے عرصہ کے لئے ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہے۔ نیز ارشاد فرمایا ہے کہ محترم ابو العطاء صاحب کی غیر حاضری میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری یا مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور امام الصلوٰۃ ہوا کریں گے۔

ربوہ میں مجلس تلقین عمل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے حضور کے سفر یورپ کے عرصہ کے لئے مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز مغرب مجلس تلقین عمل نے

(باقی صفحہ ۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

مشرقِ وسطیٰ کے حالات کا جائزہ

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

وہ یہودی جنہیں کل تک "ہٹلر" زہریلی گیسوں کے ذریعہ کیڑے مکوڑوں کی طرح مارتا تھا آج ان کو امریکہ، برطانیہ اور روس کی عنایاتِ خسروانہ کے باعث فلسطین کی بادشاہت مل گئی ہے۔

"اعلان بالفور" کے بعد جب ۱۹۴۸ء میں جس مملکت کی تشکیل عمل میں آئی تو امریکہ اور برطانیہ کے بعد سب سے پہلے جس نے اس نوزائیدہ حکومت کو تسلیم کیا وہ روس ہی تھا۔ یہ اور بات ہے کہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد جب روس اور امریکہ کے درمیان اختلافات شروع ہوئے اور اسرائیل اینگلو امریکن بلاک میں چلا گیا تو روس سے اس کی اَن بن ہوگئی ورنہ اس ایک خارجی بات کے علاوہ اسرائیل اور روس میں کوئی اختلاف نہیں۔ روس۔ اسرائیل کے وجود کا قائل ہے اور وہ چاہتا ہے کہ دُنیا کے نقشے پر اس کا وجود باقی رہے۔ وہ اس کو یو۔ این۔ او کا ممبر بھی تسلیم کرتا ہے۔ اور عارضی وقفوں کے سوا ہمیشہ ان دونوں میں سفارتی تعلقات بھی قائم رہے ہیں لیکن اسرائیل کے متعلق عرب لیگ کا موقف روس کے موقف سے بالکل مختلف ہے۔ وہ اس کے وجود ہی کا قائل نہیں۔ وہ اس مملکت کو سرزمینِ عرب سے نیست و نابود کر دینا چاہتی ہے۔ اس حالت میں اگر روس اسرائیل کے مقابل عرب ممالک کی دوستی کا دم بھرتا ہے تو اس دوستی کی بنیاد محض سیاسی مصالح پر ہے۔ اس دوستی کا یہ مطلب نہیں کہ وہ "عرب لیگ" کے مقاصد اور نصب العین سے متفق ہے یا وہ اسرائیل کے مقابل عربوں کو زیادہ لائق اور وفادار سمجھتا ہے بلکہ یہ بھی کچھ ضرور نہیں کہ وہ نہر سویز اور خلیج عقبہ کے مسائل میں عربوں کا طرفدار ہو۔ اس لئے اگر ہم یہ کہیں تو زیادہ درست ہوگا کہ یہ دوستی سیاست سے زیادہ "سوداگرانہ" ہے۔ جس طرح ایک مہاجن اور ساہوکار اس جگہ سے محبت کرتا ہے۔ جہاں اس کے مال کی کھپت ہوتی ہے یا ان گاہکوں کا زیادہ خیال کرتا ہے۔ جن کے گھر ان کا مال زیادہ جاتا ہے۔ بالکل اسی تاجرانہ ذہنیت کے مطابق روس عرب ممالک سے اپنی دوستی کا اظہار کر رہا ہے۔ دُنیا میں سوداگروں کی خود غرضی مشہور ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ایک سوداگر دو چار روپے کے لئے گاہک کے مال اور جائداد کو نیلام اور قرقی پر چڑھا دیتا ہے۔ روس جو آجکل میدانِ تجارت میں امریکہ کا حریف بننا چاہتا ہے اس نے پچھلے دنوں بالکل تاجرانہ ذہنیت کا اظہار کیا ہے۔ پھر چونکہ یہ امریکہ کے مقابل پر سیکنڈ گریڈ کا تاجر ہے۔ اس لئے یہ خود غرضی۔ چاپلوسی اور ظاہرداری میں امریکہ کے مقابل پر زیادہ خوبیاں پارٹ ادا کر رہا ہے۔

ابھی مشرقِ وسطیٰ میں جو کچھ ہوا۔ اور جس طرح روس دُنیا کی سب سے معزز، خوددار اور غیور قوم کو اپنی تجارت یا سٹے پر لگا کے بازی ہار گیا۔ یہ بنی نوعِ انسان کی تاریخ کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ کوئی عقل یہ باور کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگی کہ حالیہ جنگ میں روس نے عرب لیگ کو اسرائیل اور امریکہ کی طرف سے اندھیرے میں نہیں رکھا تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ عربوں نے اپنی سادہ لوحی اور روس پر بے جا اعتماد کے باعث عبرتناک شکست کھائی مگر زندہ قوموں کی تاریخ میں کبھی کبھی ایسے بُرے دن بھی آسکتے ہیں۔ اس سے نہ تو حوصلہ شکنی ہونی چاہیئے نہ مایوس۔ کون سی قوم ہے جس نے میدان میں شکست نہیں کھائی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دلیری، شجاعت اور جہود کا جذبہ سرد نہ ہو۔ آج کے نقصان کی کل تلافی ہو جائے گی۔ خصوصاً ہم مسلمانوں کے لئے مایوسی کی کوئی بات نہیں۔ یہ تو ایک زمانہ تھا جس نے عربوں کو جگا دیا۔ فرق صرف یہ ہے کہ پہلے طاؤس ورباب کی لہروں پہ جاگا کرتے تھے اب یہ تلواروں کی نوک سے جگائے گئے ہیں۔ عربوں کے تابناک درخشندہ مستقبل کی ضمانت ہو سکتی ہے۔ اگر عرب ببھرے شیر کی طرح جاگیں۔ اور اپنی تمام توانائی اور صلاحیت قومی تعمیر میں [illegible] اور ملک کے دفاع کا ایسا انتظام کرے جیسا انتظام فنِ جنگ کا ماہر کرتا ہے اس کا دماغ ہلاکو سے زیادہ حساس ہو۔ اور اس کی عقل طیارے سے زیادہ تیز رفتار۔

عربوں کو یوں بھی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں کہ یہ فتنۂ اسرائیل جو امن عالم کو غارت کرنے پر تُلا ہوا ہے کوئی نیا فتنہ نہیں۔ صیہونیت ایک مستقل فتنہ ہے۔ اس فتنے نے کئی بار پڑوسیوں کے گھر میں آگ لگانے کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن ہر بار چند جھٹکوں کے بعد اس فتنے کا سر کچل دیا گیا۔ ان کو اپنے آباء اجداد کا حشر یاد نہیں۔ جنہیں ان کی فتنہ پردازیوں کے باعث آشوری بادشاہوں نے جلا وطن کیا۔ اور وہ جانوروں کے ریوڑ کی طرح جنگلوں میں بکھیر دیئے گئے پھر بخت نصر اور طیطس رومی نے ان کو ملک بدر کیا۔ اور یہ آخری جلا وطنی کے بعد دو ہزار سال سے بے وطنی کی زندگی گذار رہے تھے کہ قدرت نے تیسری بار ان کا گناہ معاف کیا اور ان کو فلسطین میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی۔ اس سے پہلے پہلی مرتبہ حضرت موسےٰ نے ان کا گناہ بخشوایا تھا اور ان کو فرعون کی غلامی سے چھڑا لائے تھے اور دوسری مرتبہ حضرت زرو بابلی اور حضرت عزرا نے۔ پھر تیسری مرتبہ یہ محض خدمت کے طور پر فلسطین میں داخل ہوئے ہیں۔ موجودہ مملکت اسرائیل دوسری جنگ عظیم میں ان کی خدمات کے صلے کے طور پر وجود میں آئی ہے۔

اس قوم کی تاریخ بتاتی ہے کہ اس پر جب جب خدا کا عذاب نازل ہوا تو جلاوطنی کی صورت میں نازل ہوا۔ عقل۔ ذہانت اور دولت نے جب اس میں کبر کی عادت پیدا کردی اور اس نے بدعہدی اور غداری کی اور پڑوسیوں کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا تو خدا نے اس قوم کو جلاوطنی کی سزا دی۔ اس عقلمند اور ذہین قوم کو محسوس کرلینا چاہیئے کہ پرانی عادت ان پر عود کر آتی ہے اس لئے خدا بھی پہلے کی طرح انتقام لینے پر آمادہ ہوگیا ہے۔

تورات کے بعد دنیا میں کئی مہذب اور ترقی یافتہ قومیں پیدا ہو چکی ہیں۔ انہوں نے ایام امن و جنگ کے جو قوانین بنائے ہیں۔ وہ تورات کے قوانین سے بہتر ہیں۔ مگر اسرائیل جدید دنیا میں تورات کے

(باقی صفحہ ۸ پر)

مدینۃ المسیح قادیان کی خبریں!

قادیان ۷ ارجولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ مع اہل وعیال بفضلہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔

۲۔ محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی طبیعت بھی بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

مورخہ ۱۴ ارجولائی کا جمعہ آپ نے ہی پڑھایا۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا وہ خطبہ جو اسی پرچہ میں شائع ہو رہا ہے پڑھ کر سنایا۔ خطبہ کی تمہید میں محترم مولانا صاحب نے مقامی احباب۔ جماعت کو قرآن پڑھنے پڑھانے کی طرف مؤثر رنگ میں متوجہ فرمایا۔

۳۔ جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالےٰ بخیریت ہیں اور اپنے اپنے سپردشدہ کام میں مصروف رہ کر خدمتِ دین بجا لا رہے ہیں۔

۴۔ ہفتہ زیر اشاعت بیرونجات کے پانچ مہمان تشریف لائے مہمان خانہ میں قیام کے علاوہ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان سب کی خدمت کی گئی۔

۵۔ یکم جولائی تا ۱۷ ارجولائی ۔ دفتر زیارت مقامات مقدسہ میں ۴۹۵ غیر مسلم زائرین تشریف لائے جنہیں مقامات مقدسہ کی زیارت کرانے سے قبل اسلام و احمدیت کی تعلیم سے مؤثر رنگ میں آگاہ کیا گیا۔ جماعت کی طرف سے ۴۴ عدد مطبوعہ کتابچے مطالعہ کے لئے اُنہیں دیئے مبلغ ۱۹-۸ ا روپے کا لٹریچر فروخت ہوا۔ اللہ تعالےٰ بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

۶۔ جناب ناظر صاحب دعوت وتبلیغ قادیان بہ پُرمسرت اطلاع دیتے ہیں کہ ہندی ترجمۃ القرآن کا کام جو مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان سرانجام دے رہے تھے ترجمہ کا ابتدائی کام بفضلہ تعالےٰ مکمل ہوگیا ہے۔ مفصل اطلاع آئندہ پرچہ میں دی جائے گی۔

(ایڈیٹر)

خطبہ جمعہ

اسلام کی ترقی اور غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کی طرف بہت توجہ کریں

تحریک جدید کے دفتر سوم میں تمام احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں کو حصہ لینا چاہیئے

والدین کو چاہیئے کہ وہ چندہ وقف جدید کی اہمیت بچوں پر واضح کریں تا کہ ہر احمدی بچہ شوق سے اس میں حصہ لے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے

فرمودہ ۳۰ جون ۱۹۶۷ء

مرتبہ: مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری۔ انچارج [illegible]

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

وہ سکیم

جس کی طرف میں جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا تھا اور جو جماعت میں جاری کرنا چاہتا ہوں وہ قریباً ساٹھ ستر حصوں پر منقسم ہے اگر میں اس مضمون کو آج کے خطبہ میں شروع کر دوں تو پہلے حصے اور بعد کے حصوں میں کئی ہفتوں کا فرق پڑ جائے گا اس لئے میں نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یورپ کے سفر سے واپسی پر جماعت کے سامنے اپنی سکیم کو رکھوں گا وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔ اس وقت میں بعض دیگر نہایت ضروری امور کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہیں

میں نے جماعت کی توجہ اس طرف پھیری تھی اور تلقین کی تھی کہ وہ

قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کی طرف بہت توجہ

کریں۔ جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کا غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود کو بھی اور اپنے ماحول کو بھی قرآن کریم کے انوار سے منور کریں اور منور رکھیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک طرف ہم اپنے نفسوں اور اپنی نسلوں پر ظلم کر رہے ہوں گے اور دوسری طرف ہم اپنے نفسوں پر اور اپنی نسلوں پر ظلم کر رہے ہوں گے اور دوسری طرف ہم عملاً اس بات میں شیطان کے ممد بن رہے ہوں گے کہ اسلام کے غلبہ میں التواء پڑ جائے۔ پس یہ ایک نہایت ہی اہم فریضہ ہے جسے ہم میں سے ہر ایک نے ادا کرنا ہے

باہر سے جو اطلاعات آرہی ہیں ان سے جہاں یہ پتہ چلتا ہے کہ بعض جماعتیں اور بہت سی جماعتوں کے بعض افراد قرآن کریم کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور قرآن کریم کی عملاً وہ قدر کر رہے ہیں جو قرآن کریم کا حق ہے لیکن اس کے ساتھ ہی بعض جماعتوں کے متعلق یہ رپورٹ ہے کہ وہ اس اہم فریضہ کی طرف متوجہ نہیں ہو رہے۔ اور قریباً ہر جماعت کے بعض افراد کے متعلق یہ اطلاع ہے کہ وہ اس فریضہ کی اہمیت کو ابھی تک نہیں سمجھ رہے اس لئے میں آج مختلف الفاظ میں پھر اپنے بھائیوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس بات کی طرف کہ یہ کوئی معمولی چیز نہیں۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں، یہ کوئی معمولی فریضہ نہیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے اور جس کی طرف آپ کو میں نے توجہ دلائی ہے بلکہ فرائض میں سے ایک بنیادی فریضہ ہے اگر ہم یہ دعوے کرتے ہیں کہ قرآن کریم کی شریعت آخری شریعت ہے ایک کامل اور مکمل شریعت ہے جس کے بعد کسی دوسری شریعت کی ضرورت ہمارے لئے باقی نہیں رہتی۔ تو پھر ہم کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ملنا تھا وہ مل چکا۔ اگر ہم خدا کے اس عطیہ کی قدر نہ کریں تو ہم پرلے [illegible] ناشکر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو اپنے پر وارد کرنے والے ہوں گے۔

پس

اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے

خود بھی قرآن پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھائیں۔ خود بھی قرآن کریم کے معنے سیکھیں اور آئندہ نسل کو بھی قرآن کریم کے معنے سکھائیں۔ خود بھی قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کریں اور بہترین تفسیر اس وقت ہمارے ہاتھ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تفسیر ہے تو خود بھی قرآن شریف کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کریں اور اپنے بچوں کے دل میں بھی یہ محبت پیدا کریں کہ وہ قرآن کریم کے علوم اور اس کے معارف اور اس کے دلائل اور اس کی برکات سے آگاہ ہوں اور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

اس سلسلہ میں میں سمجھتا ہوں کہ

احمدی مستورات پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے

کیونکہ چھوٹے بچوں کی نگرانی کا کام ان کے ذمہ ہے پس وہ ماں جو قرآن کریم پڑھنا جانتی ہے مگر اپنے بچے کو پڑھاتی نہیں وہ ایک ظالمہ ماں ہے اور وہ ماں جو قرآن کریم کے معنی جانتی ہے مگر اپنے بچوں کو وہ معانی نہیں سکھاتی وہ قرآن کریم کی قدر نہیں کر رہی۔ قرآن کی قدر کو پہچانتی نہیں اور ان روحانی نعمتوں اور برکات سے خود کو بھی محروم کر رہی ہے اور اپنی نسل کو بھی آگے محروم کر رہی ہے اور وہ ماں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے قرآن کریم کے اسرار روحانی سمجھنے کی توفیق عطا کی ہے اور اگر وہ ان اسرار روحانی کو اپنی نسل میں آگے نہیں چلاتی اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والی کوئی ماں نہیں ہے

دوسری اور تیسری چیز جس کی طرف آج میں دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ

تحریک جدید کا دفتر سوم اور وقف جدید

ہیں جن کی بابت پچھلے ایام میں تحریک کی گئی تھی یہ دو باتیں ہیں۔

دفتر سوم کی طرف ابھی جماعت نے ابھی پوری توجہ نہیں دی۔ ہزاروں احمدی ایسے ہیں جو تحریک جدید میں حصہ نہیں لے رہے اور سالہا سال سے ہماری اکثریت [illegible] احمدی مستورات کی ہے [illegible] دفتر کی طرف لانے کے لئے پھیلایا گیا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت میں ہزاروں احمدی ایسی ہیں اور ہزاروں احمدی بچے اور نوجوان ایسے ہیں اور ہزاروں احمدی مرد ایسے ہیں جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھا ہی نہیں اور اس کی برکات سے وہ واقف ہی نہیں اسلام کی ضرورتوں سے وہ آگاہ ہی نہیں۔ ان ضرورتوں کے پیش نظر ان پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ اس سے غافل ہیں۔

پس تحریک جدید کے دفتر سوم کی طرف خصوصاً احمدی مستورات اور وہ تمام احمدی مرد اور بچے اور نوجوان جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی وہ اس طرف متوجہ ہوں اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی کوشش کریں۔

میں نے یہ کہا تھا کہ وقف جدید کی

اگر ہمارے بچے دلچسپی لینے لگیں

اور بچے اس میں دلچسپی لینے لگیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا بار ہمارے بچے بڑی آسانی سے اپنے کندھوں پر اٹھا سکتے ہیں لیکن بچے ناسمجھی کی وجہ سے کیونکہ ابھی ان کی عمر ہی ایسی ہے جو اس ذمہ داری کو نہ

آج سے بیس ۲۰ برس قبل ایک اہم آسمانی انکشاف

مسئلہ فلسطین کی نسبت خفیہ معاہدہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج بیس برس قبل مورخہ ۷ مئی ۱۹۴۷ء کو فرمایا:۔

"پرسوں یا اترسوں رات کے وقت جب میری آنکھ کھلی تو بڑے زور کے ساتھ میرے قلب پر یہ مضمون نازل ہو رہا تھا کہ برطانیہ اور روس کے درمیان ایک (MODIFIED TREATY) ہو گئی ہے جس کی وجہ سے مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک میں بڑی بے چینی اور تشویش پھیل گئی ہے۔ فرمایا ماڈیفائڈ کے معنے ہوتے ہیں ترمیم شدہ یا بدلا ہوا سمجھوتہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ الفاظ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ غالباً بیرونی دباؤ اور بعض خطرات کی وجہ سے برطانیہ مخفی طور پر روس کے ساتھ کوئی ایسا سمجھوتہ کرے گا جس کی وجہ سے روسی دباؤ مشرق وسطیٰ میں بڑھ جائے گا۔ اس وقت میرے ذہن میں عراق، فلسطین اور شام کے ممالک آئے ہیں یعنی ان ممالک کے اندر روس اور انگریزوں کے سمجھوتہ کر لینے کی وجہ سے گھبراہٹ اور تشویش پیدا ہو گی کہ انگریز جو سختی کے ساتھ روس کی مخالفت کر رہے تھے انہوں نے یہ سمجھوتہ کس بنا پر کیا ہے؟ جہاں تک مستقل اور آخری مرحلہ کا سوال ہے قرآن کریم اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اقوام میں جنگ ضرور ہو گی لیکن بعض اوقات سیاسی اغراض کے ماتحت دشمن کے دباؤ کو کم کرنے کے لئے یا اس کے حملہ سے بچنے کے لئے حکومتیں وقتی طور پر صلح کر لیتی ہیں تا کوئی خطرہ نہ رہے معلوم ہوتا ہے کہ انگریز روس کے خیال سے اپنا حفاظتی پہلو مضبوط کرنے کے لئے مجبوراً کوئی سمجھوتہ روس کے ساتھ کر لیں گے۔ سیاسی دباؤ بعض اوقات بڑے بڑے نتائج پیدا کر دیا کرتے ہیں۔...... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ جو ہمیشہ روس کے مفاد کے رستہ میں حائل رہتے تھے۔ اب بعض سیاسی حالات یا اغراض کے ماتحت اس کی مخالفت کو چھوڑ دیں گے اور ادھر روس بھی جو بعض باتوں میں برطانیہ اور امریکہ سے چپقلش رکھتا تھا۔ اب اس کی مخالفت کو ترک کر دے گا۔"

(الفضل ۳ مئی ۱۹۴۷ء صفحہ ۱ کالم نمبر ۲)

بچا رہی تھی لیکن اب نسلی مائیں اپنی جہالت کی وجہ سے بچوں کو اس طرف متوجہ نہیں کرتیں ... رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ربوہ میں بھی ایسی مائیں پائی جاتی ہیں جن کو احساس ہی نہیں ہے کہ ان کے بچوں کو وقفِ جدید کے لئے مال جمع کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ جو بچہ ... پیسہ یا اکنی یا دونی ... چیزوں پر خرچ کر دیتا اور صحت کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ اگر اس کو اس طرف متوجہ کیا جائے کہ یہ چند آنے تم وقفِ جدید میں ... روحانی صحت کے بنانے کی کوشش کرو چنانچہ کوشش کرو اور وقفِ جدید کی اہمیت ان پر واضح کی جائے اور احمدی بچے کی ... مقام ... اور وہ مقام اسے اچھی طرح سمجھایا جائے اس زبان میں جس زبان میں کہ بچہ سمجھ سکتا ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا بچہ بھی اگر اس کو ... بات کی جائے تو ... باتوں کو بھی سمجھنے کے قابل ہوتا ہے ... بعض دفعہ بعض بچے زیادہ جلدی سمجھ جاتے ہیں اور ... اپنی ذمہ داری کو نباہنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ... اس طرف متوجہ ہیں اور نہ باپوں کو کچھ خیال ہے کہ ہم اپنی ذمہ داری کو نباہیں۔ اس وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ جو ذمہ داری کہ ہم نے وقفِ جدید کے سلسلہ میں احمدی بچوں پر ڈالی تھی جماعت کے احمدی بچوں میں سے ابھی ۲۰ فیصدی مشکل ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھا ہے اور اس کی ادائیگی کی کوشش کر رہے ہیں۔ باقی

اسّی فیصدی بچے جماعت کے ایسے ہیں

کہ جو اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھ رہے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں اس کی ادائیگی کی طرف بھی متوجہ نہیں ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت کے اسّی فیصدی ماں باپ اور جماعت کی اسّی فیصدی مائیں ایسی ہیں جنہیں یہ احساس ہی نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے بچوں کے لئے خدا کی رضا کی جنت کو کس طرح پیدا کرنا ہے۔ کیا آپ اس بات کو پسند کریں گی اے احمدی بہنو! اور کیا آپ اس بات کو پسند کریں گے اے احمدی بھائیو! کہ آپ کو تو خدا کی رضا کی جنت نصیب ہو جائے لیکن آپ کے بچے اس جنت کے دروازے سے دھتکار دیئے جائیں اور دوزخ کی طرف ان کو بھیج دیا جائے۔ یقیناً آپ میں سے کوئی بھی اس بات کو پسند نہیں کرے گا جب آپ ان چیزوں کو پسند نہیں کرتے تو پھر آپ ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیوں نہیں ہوتے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور بچوں کے دلوں میں دین کی راہ میں قربانیاں دینے کا شوق پیدا کریں۔

ہماری جماعت میں امیر بھی ہیں اور غریب بھی ہیں لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ ہر بچہ اٹھنی دے ... ہر بچہ جتنا دے سکتا ہے ضرور دے۔ اگر وہ دھیلا دے سکتا ہے اگر وہ پیسہ دے سکتا ہے۔ اگر وہ ایک آنہ دے سکتا ہے۔ دونی دے سکتا ہے۔ چونی دے سکتا ہے تو اتنا اس کو ضرور دینا چاہئے۔ ورنہ آج اس کے دل میں اسلام کی محبت کا وہ بیج نہیں بویا جائے گا جو بڑے ہو کر درخت بنتا اور شیریں پھل لاتا ہے۔

پس اپنی نسلوں پر رحم کرو اور اپنے بچوں سے اس محبت کا اظہار کرو جو ایک مسلمان ماں اپنے بچے سے کرتی ہے۔ اور اس پیار کا ان سے سلوک کرو جو ایک مسلمان باپ اپنے بچے سے کرتا ہے اور ان بچوں کے دلوں میں سلسلہ کے لئے قربانیوں کا شوق پیدا کرو اور ان کے دل میں یہ احساس پیدا کرو کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے انسان کو بہرحال جدوجہد اور کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں ہوتی۔ اگر انسان خدا کی راہ میں قربانیاں نہ دے تو اس کے نتیجہ میں شیطان تو خوش ہو سکتا ہے مگر خدا خوش نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور ان کے نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل ۲۷ ۶۷ء)

درخواست دعا: میری بیٹی راشدہ پروین بی۔ اے ڈگری ... اور ... محمد علی ایم۔ اے امتحان دینے جا رہے ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار محمد سلیمان پراونشل امیر جمشید پور

فلسطین میں مملکت اسرائیل کے قیام پر

آج سے انیس ۱۹ سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا بروقت انتباہ

جب مئی ۱۹۴۸ء میں بڑی طاقتوں کے باہمی اشتراک سے فلسطین میں مملکتِ اسرائیل کا قیام عمل میں آیا تو اس وقت امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانانِ عالم کو اس بڑے فتنہ کی زحمت، اس کے مضمرات اور اس کے انتہائی مہلک اثرات سے خبردار کرتے ہوئے مسلمانانِ عالم کے سامنے جو عملی تجاویز رکھیں آج یہ آجکل کے حالات میں جبکہ یہودی مملکت کے قیام کی وجہ سے پیدا ہونے والے خطرات نے اور بھی زیادہ سنگین صورت اختیار کر لی ہے پر عمل کرنا پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہو چکا ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

(۱) "وہ دن جس کی خبر قرآن کریم اور احادیث میں سینکڑوں سال پہلے سے دی گئی تھی۔ وہ دن جس کی خبر تورات اور انجیل میں بھی دی گئی تھی، وہ دن جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور اندیشناک بتایا جاتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آن پہنچا ہے فلسطین میں یہودیوں کو پھر بسایا جا رہا ہے اور امریکہ اور روس جو ایک دوسرے کا گلا کاٹنے پر آمادہ ہو رہے ہیں اس مسئلہ میں ایک بستر کے دو ساتھی نظر آتے ہیں۔

(۲) فلسطین ہمارے آقا اور مولا کی آخری آرامگاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں بھی یہودی ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے ان کی ہر قسم کی مخالفتیں کرتے رہے تھے۔ اکثر جنگیں یہود کے اکسانے پر ہوئی تھیں کسریٰ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کروانے پر انہوں نے ہی اکسایا تھا۔ خدا نے اُن کا منہ کالا کیا۔ مگر اُنہوں نے اپنے خُبثِ باطن کا اظہار کر دیا۔ غزوۂ احزاب کی لیڈری یہود کے ہاتھ ہی تھی۔ سارا عرب اس سے پہلے کبھی اکٹھا نہ ہوا تھا۔ مکہ والوں میں ایسی قوتِ انتظام تھی ہی نہیں۔ یہ مدینہ سے جلا وطن شدہ یہودی قبائل ہی کا کارنامہ تھا کہ اُنہوں نے سارے عرب کو اکٹھا کر کے مدینہ کے سامنے لا ڈالا۔ خدا نے ان کا منہ کالا کیا۔ مگر یہود نے اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصل دشمن مکہ والے تھے۔ مگر مکہ والوں نے کبھی دھوکہ سے آپؐ کی جان لینے کی کوشش نہیں کی۔ آپؐ جب طائف گئے اور ملک کے قانون کے مطابق مکہ کے شہری حقوق سے آپؐ دستبردار ہو گئے مگر آپؐ کو لوٹ کر مکہ میں آنا پڑا تو اُس وقت مکہ کا ایک شدید ترین دشمن آپؐ کی امداد کے لئے آگے آیا اور مکہ میں اس نے اعلان کر دیا کہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شہریت کے حقوق دیتا ہوں۔ وہ پانچوں بیٹوں سمیت آپؐ کے ساتھ مکہ میں داخل ہوا۔ اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ محمد ہمارا دشمن ہی سہی پر آج عرب کی شرافت کا تقاضا ہے کہ جب وہ ہماری امداد سے شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اس کے اس مطالبہ کو پورا کریں ورنہ ہماری عزت باقی نہیں رہے گی۔ اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر کوئی دشمن آپؐ پر حملہ کرنا چاہے تو تم میں سے ہر ایک کو اس سے پہلے مر جانا چاہیئے کہ وہ آپؐ تک پہنچ سکے۔ یہ تھا عرب کا شریف دشمن۔ اس کے مقابلہ میں بدبخت یہودی جس کو قرآن کریم مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتا ہے اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر بُلایا اور صلح کے دھوکہ میں چکی کا پاٹ کوٹھے پر سے پھینک کر آپؐ کو مارنا چاہا۔ خدا تعالیٰ نے آپؐ کو اس منصوبہ کی خبر دی اور آپؐ سلامت وہاں سے نکل آئے۔ یہودی قوم کی ایک عورت نے آپؐ کی دعوت کی اور زہر ملا ہوا کھانا آپؐ کو کھلایا۔ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے اس موقعہ پر بھی بچا لیا۔ مگر یہودی قوم نے اپنا اندرونہ ظاہر کر دیا۔ یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اُٹھانا چاہتا ہے۔ شاید اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے۔ جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اس بات کے امکانات بہت کمزور ہیں اُس کا دماغ خود کمزور ہے۔ عرب اس حقیقت کو سمجھتا ہے۔ عرب جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہے اس لئے وہ اپنے جھگڑے اور اختلاف کو بھول کر متحدہ طور پر یہودیوں کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے مگر کیا عربوں میں طاقت ہے؟ کیا یہ معاملہ صرف عرب سے تعلق رکھتا ہے؟ ظاہر ہے کہ نہ عربوں میں اس مقابلہ کی طاقت ہے اور نہ یہ معاملہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے۔ سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے۔ سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل اکٹھا ہو گیا ہے۔ کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقعہ پر اکٹھا نہیں ہوگا۔"

(۳) "ہمارے لئے یہ سوچنے کا موقع آ گیا ہے کہ کیا ہم کو الگ الگ اور باری باری مرنا چاہیئے یا اکٹھے ہو کر فتح کے لئے کا جدوجہد کرنی چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں وہ وقت آ گیا ہے جب مسلمانوں کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ یا تو وہ ایک آخری جدوجہد میں فنا ہو جائیں گے یا کلی طور پر اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کا خاتمہ کر دیں گے مصر، شام اور عراق کا ہوائی بیڑہ سَو ہوائی جہازوں سے زیادہ نہیں لیکن یہودی اس سے دس گنا بیڑہ نہایت آسانی سے جمع کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔ بہرحال عالم اسلامی کو روس اور امریکہ دونوں کا مقابلہ کرنا ہوگا مگر عقل اور تدبیر سے، اتحاد اور یکجہتی سے۔ میں سمجھتا ہوں مسلمان اب بھی دُنیا میں اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر وہ مرنے پر آئیں تو انہیں کوئی مار نہیں سکے گا۔ لیکن میری یہ امیدیں کہاں تک پوری ہو سکتی ہیں اللہ بہتر جانتا ہے۔"

(۴) "آج ریزولیوشنوں سے کام نہیں ہو سکتا۔ آج قربانیوں سے کام ہوگا۔ اگر پاکستان کے مسلمان واقعہ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اپنی حکومت کو توجہ دلائیں کہ ہماری جائیدادوں کا کم از کم ایک فیصدی حصہ اس وقت لے لے۔ ایک فیصد حصہ سے ہی پاکستان کم از کم ایک ارب روپیہ اس غرض کے لئے جمع کر سکتا ہے اور ایک ارب روپیہ سے اسلام کی موجودہ مشکلات کا بہت کچھ حل ہو سکتا ہے۔ پاکستان کی قربانی کو دیکھ کر باقی اسلامی ممالک بھی قربانی کریں گے اور یقیناً پانچ چھ ارب روپیہ جمع ہو سکے گا جس سے فلسطین کے لئے باوجود یورپین ممالک کی مخالفت کے آلات جمع کئے جا سکتے ہیں۔ ایک ایک روپیہ کی جگہ پر دو، دو روپیہ کی جگہ پر تین، تین روپیہ کی جگہ پر چار، اور چار روپیہ کی جگہ پر پانچ خرچ کرنے سے کہیں نہ کہیں سے چیزیں مل

جائیں گی۔ یورپین لوگوں کی دیانتداری کی قیمت ضرور ہے خواہ وہ قیمت گراں ہی کیوں نہ ہو۔ انہیں خریدا ضرور جاسکتا ہے خواہ بڑھیا بولی پر۔ مگر بولی دینے کے لئے جیب بھی بھری ہوئی ہونی چاہیئے۔ پس میں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس نازک وقت کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ آج رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اَلْکُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ لفظاً بلفظاً پورا ہو رہا ہے۔ یہودی اور عیسائی اور دھریہ مل کر اسلام کی شوکت کو مٹانے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام مسلمانوں پر حملہ کرتی تھیں مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں مل کر حملہ آور ہوتی ہیں۔ آؤ ہم بھی سب مل کر ان کا مقابلہ کریں۔ کیونکہ اس معاملہ میں ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔ دوسرے اختلافوں کو ان امور میں سامنے لانا جن میں کوئی اختلاف نہیں نہایت بیوقوفی اور جہالت کی بات ہے۔"

(۲) "کیا اس موقع پر، جبکہ اسلام کی جڑوں پر تبر رکھ دیا گیا ہے۔ جب مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ یقینی طور پر خطرہ میں ہیں وقت نہیں آیا کہ آج پاکستانی افغانستانی، ایرانی، ملائی، انڈونیشین، افریقن، بربر اور ترکی سب اکٹھے ہو جائیں اور عربوں کے ساتھ مل کر اس حملہ کا مقابلہ کریں جو مسلمانوں کی قوت کو توڑنے اور اسلام کو ذلیل کرنے کے لئے دشمن نے کیا ہے۔"

(۳) "اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ایک دفعہ پھر فلسطین میں آباد ہوں گے لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے آباد ہوں گے فلسطین پر ہمیشہ کی حکومت عِبَادُ اللّٰہِ الصَّالِحُوْنَ کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

پس اگر ہم تقوےٰ سے کام لیں تو اللہ تعالےٰ کی پہلی پیشگوئی اس رنگ میں پوری ہو سکتی ہے کہ یہودیوں نے آزاد حکومت کا وہاں اعلان کر دیا ہے لیکن اگر ہم نے تقوےٰ سے کام نہ لیا تو پھر وہ پیشگوئی لمبے وقت تک پوری ہوتی چلی جائے گی اور اسلام کے لئے ایک نہایت خطرناک دھکا ثابت ہوگی۔

پس ہمیں چاہیئے اپنے عمل سے اپنی قربانیوں سے اپنے اتحاد سے اپنی دعاؤں سے اپنی گریہ وزاری سے اس پیشگوئی کا عرصہ تنگ سے تنگ کر دیں اور فلسطین پر دوبارہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے زمانہ کو قریب سے قریب تر کر دیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ایسا کر دیں تو اسلام کے خلاف جو رَو چل رہی ہے وہ الٹ پڑے گی۔ عیسائیت کمزوری اور انحطاط کی طرف مائل ہو جائے گی اور مسلمان پھر ایک دفعہ بلندی اور رفعت کی طرف قدم اٹھانے لگ جائیں گے۔ شاید یہ قربانی مسلمانوں کے دل کو بھی صاف کر دے اور ان کے دل بھی دین کی طرف مائل ہو جائیں پھر دنیا کی محبت ان کے دلوں سے سرد ہو جائے۔ پھر خدا اور اس کے رسول اور ان کے دین کی عزت اور احترام پر وہ آمادہ ہو جائیں اور ان کی بے دینی دین سے اور ان کی بے ایمانی ایمان سے اور ان کی سستی چستی سے اور ان کی بدعملی سعیٔ پیہم سے بدل جائے۔"

(اقتباسات از مضمون بعنوان "اَلْکُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ" مطبوعہ الفضل مورخہ ۲۱ رمئی ۱۹۴۸ء)

اپنی اپنی جگہ

ناصراتُ الاحمدیہ بھارت کا سالانہ اجتماع

حسب سابق اس سال بھی انشاءاللہ ماہ اکتوبر ۱۹۶۷ء میں ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع کیا جائے گا۔ تمام لجنات اپنی اپنی جگہ ناصرات کا سالانہ اجتماع اکتوبر کے پہلی اتوار کو کریں۔ تقریری مقابلہ جات اور حفظ قرآن کا مقابلہ پروگرام کے مطابق کروایا جائے بچیوں کو ابھی سے تیاری کروائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ بچیاں مقابلہ میں شامل ہوں۔ مقابلے کے بعد اوّل اور دوئم آنے والی بچیوں کے نام مرکز میں بھجوائے جائیں۔ بڑے گروپ میں گیارہ سال سے پندرہ سال تک اور چھوٹے گروپ میں سات سال سے دس سال تک لڑکیاں شامل ہوں۔ اجتماع کا پروگرام تفصیل سے نیچے درج کیا جاتا ہے۔

(بڑا گروپ)

(۱) تقریری مقابلہ

اس مقابلے کے لئے عنوانات درج ذیل ہیں۔ وقت پانچ منٹ ہوگا۔

(۱) حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کارنامے

(۲) خلافت ثالثہ کی اہم تحریکات

(۳) خلافت کی اہمیت۔

(چھوٹا گروپ)

(۲) تقریری مقابلہ

اس کے مقابلے کے لئے عنوانات درج ذیل ہیں۔ وقت تین منٹ۔

(۱) ہم احمدی کیوں ہیں۔

(۲) صفائی۔

(۳) وفات مسیح

(چھوٹا گروپ)

(۳) مقابلہ حفظ قرآن

چھوٹے گروپ کے حفظ قرآن مجید کے مقابلہ میں قرآن مجید کے آخری پارے کی سورۃ "الفیل" سے لے کر سورۃ "الکٰفرون" تک کی سورتیں شامل ہوں گی

(بڑا گروپ)

(۴) مقابلہ حفظ قرآن

بڑے گروپ کے حفظ قرآن مجید کے مقابلہ میں قرآن مجید کے آخری پارہ کی سورۃ "القدر" سے لے کر سورۃ "الزلزال" تک کی سورتیں شامل ہوں گی۔

(۵) پرچہ دینی معلومات

اجتماع سے ایک دن قبل بڑے گروپ کی لڑکیوں کا عام دینی معلومات کا امتحان ہوگا۔ تمام لجنات مندرجہ بالا پروگرام کے مطابق اپنی اپنی ناصرات کو مقابلہ جات کی اچھی طرح تیاری کروائیں۔ بڑے گروپ کی ہر لڑکی کا اس امتحان میں شامل ہونا ضروری ہے۔

امۃ القدوس صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ

مختلف مقامات میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

شیموگہ

اس سال مقامی طور پر جلسہ سیرت النبیؐ ۱۷ جون کی بجائے مورخہ ۲۹ جون کی رات کو مکرم سید بداد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی صدارت میں صاحب موصوف کے مکان پر منعقد ہوا۔ کثیر تعداد احباب جماعت کی بھی تھی۔ اطفال الاحمدیہ کی طرف سے عزیز سید وسیم احمد نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ نظم پیر جعفر صادق صاحب نے پڑھی۔ خدام الاحمدیہ کی طرف سے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی مشہور نعتیہ کلام "بدرگاہِ ذی شان خیر الانام" پڑھ کر سنائی۔ مکرم خلیل احمد صاحب نے اخبار بدر سے ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ درباره "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبولیت نامہ اور آپ پر نصرتِ الٰہی کی بارش" پڑھ کر سنائے۔ چوتھے نمبر پر مکرم میر انیس الرحمٰن صاحب نے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضرت رسول کریمؐ کی تمام سیرت کے حالات تھے۔ پانچویں تقریر میر عطا الرحمٰن صاحب کی تھی۔ آپ نے بھی ایک تحریری مضمون پڑھ کر سنایا جس میں رسول کریمؐ کی بعثت کے بیشتر حالات، بعثت کے بعد کے حالات پر کافی روشنی ڈالی گئی تھی۔ اور فتح مکہ کا بیان بھی تھا جس میں حضورؐ کے دشمنوں کے ساتھ برتاؤ اور سلوک پر کافی روشنی ڈالی گئی تھی۔ اور اطفال الاحمدیہ کی جانب سے عزیز مظہر الحق نے ایک مختصر سا مضمون جو رسول کریمؐ کی سیرت پر تھا پڑھ کر سنایا۔ آخری تقریر مکرم صدر صاحب کی تھی جنہوں نے اخبار بدر سے ایک مفصل مضمون سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رقم فرمودہ مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کو پون گھنٹہ میں مکمل طور پر پڑھ کر تفصیل کے ساتھ سنایا۔

آخر میں ایک چھوٹی سی بچی جس کی عمر اندازاً ۷ سال ہوگی "ہم احمدی بچے ہیں" کے عنوان سے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ اس طرح جلسہ دعا کے بعد برخواست ہوا۔ خاکسار اہلیہ کے

اختر حسین سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شیموگہ

یادگیر

مورخہ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء بروز جمعہ ۷½ بجے شام مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم محمد خواجہ صاحب غوری امیر جماعت احمدیہ یادگیر جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عزیزم حمید احمد غوری نے سلام بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم (بدرگاہ ذی شان خیر الانام) خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد صدر محترم نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت اتنے عظیم الشان وجود خیر البشر کی سیرت بیان کی جا رہی ہے۔ دوست توجہ سے سنیں۔

پہلی تقریر حکیم عبد العلی صاحب نے کی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرتے ہوئے حضور صلعم کی دینی غیرت اور توکل علی اللہ پر روشنی ڈالی۔

بعدہٗ عزیز ظفر احمد نے آنحضرت صلعم کی ہجرت کا واقعہ سنایا۔ اور بتایا کہ آنحضرت صلعم کو خدا کی ذات پر کتنا یقین اور بھروسہ تھا کہ دشمنوں کی ننگی تلوار کے سایہ سے نکل کر چلے گئے۔ تیسری تقریر مکرم عبد الرشید صاحب گلبرگہ نے کامل نمونہ کے عنوان پر کی۔ آپ نے بتایا کہ ہر انسان ایک نمونہ کا محتاج ہے اور نمونہ کے بغیر کوئی کام بھی نہیں کر سکتا اسی طرح ہر قوم کے لئے ایک نمونہ کی ضرورت تھی۔ تو اللہ تعالےٰ نے ہر قوم میں الگ الگ نمونے بھیجے اور آخر پر آنحضرت صلعم کو تمام دنیا کے لئے کامل نمونہ بنا کر پیش کیا۔ آخر پر مقرر نے آنحضرت صلعم کا غریبی، یتیمی اور عفو کے نمونہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔

آخری تقریر خاکسار نے اخلاق فاضلہ پر کی۔ اور بتایا کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے اندر ہر قسم کے اعلےٰ خلق کا نمونہ تھا۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا انک لعلیٰ خلق عظیم اور حضورؐ کے مختلف اخلاق کا ذکر کیا

بعدہٗ صدر محترم نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ ایسے جلسے بار بار کرنے چاہئیں اور ایسے جلسوں کے مقاصد پر غور کر کے ہمیں آنحضرت صلعم کے اخلاق اور نمونہ کو اپنانا چاہیئے۔

بعد دعا ۹½ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا عمدہ انتظام تھا سیٹھ نثار احمد صاحب نے حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

خاکسار فیض احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم یادگیر۔

جمشید پور [illegible] تبلیغی اجلاس

بعد نماز مغرب جلسہ زیر صدارت امیر صاحب مقامی خاکسار کے مکان پر ہی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک و نظم خوانی کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور بتایا کہ خاص خدا کا فضل و احسان ہے کہ ہم نے احمدیت قبول کی اور اس نعمت کو پایا جس سے بہت لوگ محروم ہیں مگر صرف نعمت کے کہنے سے ہی ہم اس کی برکات سے متمتع نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہم احمدیت کی تعلیم پر پورا پورا قدم نہ ماریں۔ یہ ایسا ہی ہے کہ ہم کہیں کہ مصری یا قند میٹھی ہے مگر ہم اسے استعمال نہ کریں تو کیا ہم اس کی مٹھاس کو محسوس کر سکتے ہیں؟ خدا کے برگزیدہ پر ایمان لا کر پھر بدعہدی کرنا نہایت ہی خطرناک مقام ہے جب ہم علیٰ وجہ البصیرت ایمان لائے ہیں تو ہم میں دوسرے غیروں میں ایک نمایاں فرق ہونا لازمی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب جناب مولوی صاحب محترم کی تقریر کو گوش دل سے سماعت فرمائیں گے۔ اور اس پر عملدر آمد کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ اس کے بعد محترم مولوی عبد الحق صاحب فضلی نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے پہلے آیاتِ کریمہ وقضیٰ ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احساناً الآخر کی تلاوت فرمائی اور ان میں بیان فرمودہ ترتیبی نکات کو واضح فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی عبادت کے بعد حقوق العباد میں سے والدین کے حقوق کو سب سے پہلے رکھا ہے اور خدا کے بعد والدین کی اطاعت کو لازمی قرار دیا ہے۔ آپ نے حدیث شریف سے بھی اس کی تائید فرمائی۔ نیز آپ نے بتلایا کہ والدین کے بعد اقرباء، مسکین اور مسافروں کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ آپ نے تلقین کی کہ ہمارے آپس میں رشتہ داروں کے تعلقات بہت مضبوط ہونے چاہئیں ہمارا نمونہ اعلیٰ ہو اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔

اس کے بعد اپنی صدارتی تقریر میں جناب امیر صاحب نے اطاعت کے مفہوم کو واضح کیا اور دوستوں سے تلقین کی کہ اطاعت امام، اطاعت مرکز، نیز اطاعت عہدیداران کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں تو کامیابی یقینی ہے۔ بعد دعا جلسہ قریباً ساڑھے آٹھ بجے برخواست ہوا۔

خاکسار سید حمید الدین سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ جمشید پور۔

لجنہ اماء اللہ شیموگہ

مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۶۷ء کو مکرم عبد الرزاق صاحب مرحوم کے مکان پر جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جلسے کا آغاز چار بجے ہوا۔ عزیزہ [illegible] تلاوت قرآن مجید محترمہ شرف النساء صاحبہ نے خوش الحانی سے کی اور پھر ترجمہ سنایا۔ محترمہ رشید بیگم صاحبہ نے درثمین سے نظم سنائی۔ محترمہ [illegible] بیگم صاحبہ نے آنحضرت صلعم کا [illegible] اور قبولیت نامہ کے متعلق کچھ [illegible] صبیحہ بیگم نے کلام محمود سے نظم سنائی۔ محترمہ اقبال النساء صاحبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی۔ محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ نے [illegible] الفضل سے نظم سنائی۔ خاکسار [illegible] حلیہ کی ایک جھلک کے موضوع پر کچھ [illegible] محترمہ نسیم النساء [illegible] نظم سنائی۔ محترمہ شمس [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم کے [illegible] زندگی کے متعلق کچھ بیان کیا۔ محترمہ [illegible] نے اخلاق فاضلہ [illegible] محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ [illegible] سنائی۔ محترمہ حفیظہ بیگم [illegible] حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] زندگی کے [illegible]

زمانہ میں عرب کی حالت کیا تھی۔ محترمہ طاہرا لنساء صاحبہ نے بیان کیا۔ نظم محترمہ شہزادی بی صاحبہ نے کلام محمود سے سنایا۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ نے آپکی خسر یار پیدری کا بہترین نمونہ بہنوں کے سامنے پیش کیا۔ محترمہ مہر النساء نے حمد کا نام اور محمد کا نام سلام پڑھ کر سنایا۔ عزیزات فضل النساء قمر النساء کوثر جہاں نے وہ پیشوا ہمارا جس سے نور سارا نظم مل کر پڑھی۔

اسی طرح یہ مبارک جلسہ ۱۲ بجے اجتماعی دعا کے بعد ختم ہوا۔ الحمد للہ۔ اجلاس میں بہنیں کثرت سے ساتھ ہمارے پیارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجتے ہیں۔ اس مبارک جلسے کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ احمدی اور غیر احمدی بہنوں کی تعداد کافی تھی۔ بالآخر حاضرات جلسہ کی چائے اور شربت سے تواضع کی گئی۔

خاکسارہ
خورشید بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ
شیموگہ

ریویو — ”قرآنی انوار“

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے ۴ار جون سے ۱۶ر ستمبر ۱۹۶۶ء تک قرآن مجید کے انوار اور اس کی برکات کے متعلق جو خطبات ارشاد فرمائے تھے۔ اور احباب کو نصیحت فرمائی تھی کہ قرآن کریم کا سیکھنا اس کے علوم کو حاصل کرنا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قرب الٰہی کے حصول کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں از بس ضروری ہے نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ نے ”قرآنی انوار“ کے نام عمدہ لکھائی کے ساتھ بلاک بنوا کر آفسٹ پیپر پر ۲۰×۲۶ سائز کے ۱۰۸ صفحات پر شائع کر دیا ہے۔ فی نسخہ ۲۵/۱ اور عمدہ سفید کاغذ پر ۸۰/۰ روپئے ہدیہ مقرر کیا گیا ہے۔ خطبات کا یہ مجموعہ اپنی معنوی خوبیوں کے ساتھ نہایت عمدہ و دیدہ زیب شکل میں شائع کیا گیا ہے احباب اس سے خود بھی مستفید ہوں اور اپنے اہل و عیال کو بھی پڑھائیں تا وہ مقصد پورا ہو جسکی طرف حضور نے جماعت کو متوجہ فرمایا اور نظارت نے یہ مجموعہ شائع کیا۔

مشرقِ وسطیٰ کے حالات کا جائزہ

(بقیہ صفحہ ۲)

توانین کا نفاذ چاہتا ہے۔ اور اس لئے وہ عربوں کے ساتھ بہیمانہ سلوک کر رہا ہے اور جہاں تک طاقت کے بل پر بڑھ آیا ہے وہاں سے واپس ہونا نہیں چاہتا۔ وہ ان علاقوں کو اپنا مفتوحہ علاقہ سمجھ رہا ہے۔ اس کو یہ معلوم نہیں کہ جس طرح آسمانی نوشتوں کے مطابق یہ تیسری مرتبہ فلسطین میں داخل ہوئے ہیں۔ اسی طرح تقدیر الٰہی کے مطابق مسلمان بھی تین مرتبہ فلسطین میں داخل ہونے والے ہیں پہلی مرتبہ تو یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں داخل ہوئے۔ دوسری مرتبہ صلیبی جنگوں کے بعد اور اب یہ کلام الٰہی سے تیسری بار داخل ہونے والے ہیں۔ مگر شاید صلیبی جنگوں سے بھی زیادہ داد شجاعت دینے کے بعد اور پھر یہودیوں پر ایسا وقت آئے گا کہ کسی درخت کی آڑ میں بھی چھپے گا۔ تو وہ درخت بھی اس کو پسند نہیں کرے گا نقشہ جنگ اس بات کی شہادت دے رہا ہے کہ ذرا دیر کے لئے بھی اسرائیل نے شکست کھائی تو اس کی یہی حالت ہو جائے گی ابھی اسرائیل جو ایک فاتح کی طرح سرشار اور بدمست ہو رہا ہے ممکن ہے کہ وہ نیل سے فرات تک اور اردن سے مدینہ منورہ تک فتح کرنے کا خواب دیکھ رہا ہو۔ اس کے جارحانہ عزائم سے بعید بھی نہیں کہ وہ ایسا کوئی منصوبہ بنا لے اور ان ممالک کے خلاف بھی فوج کشی کرے۔ مگر تقدیر الٰہی ایک نہ ایک دن غالب آ کر رہے گی۔ اور اس قومی کشمکش میں اس کو خوفناک ہزیمت سے دوچار ہونا پڑے گا۔

مگر عربوں کو یہ عزت مائدہ آسمانی کی طرح نہیں ملے گی۔ اس کے لئے انہیں انتھک محنت۔ سرفروشی اور جانبازی سے کام لینا ہوگا۔ اہل نظر دیکھ سکتے ہیں کہ خدا نے عربوں کو بے دست و پا نہیں بنایا ہے۔ ان کے ملکوں میں دولت پٹرول کے رنگ میں بہتی ہے۔ وہ دوسری معدنی دولتوں سے بھی مالا مال ہے یہ ایک نہایت ذہین اور بہادر قوم کی اولاد ہے پہلے یہی سائنس اور ایجادات کے اُستاد تھے۔ وہ خون آج بھی اپنی تاثیر دکھا سکتا ہے۔ اور اسلامی قوم کا شمار دنیا کی صف اول کی اقوام میں ہو سکتا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ بے حسی، بے عملی اور تن آسانی کی زندگی چھوڑ دیں۔ اس وقت کہ ان کے دل زخمی ہیں۔ ہم ان کی غفلتوں اور کوتاہیوں کو یاد دلا کر زیادہ دُکھی نہیں بنانا چاہتے۔ بہرحال اُنہیں یہ سمجھنا چاہیئے کہ اُنہوں نے خداداد نعمت کی بڑی ناقدری کی ہے۔ اور ان کی ملکی دولت سے چند شاہی خاندانوں کے علاوہ اور کسی کو فائدہ پہنچا ہے تو بس یورپین قوموں کو حتیٰ کہ شاہ کویت اور شاہ فیصل کی جو دولت ہے۔ وہ بھی لنڈن اور امریکہ کے بنکوں میں جمع ہے۔ جن سے فائدہ غریبوں کی بجائے وہ لوگ اُٹھا رہے ہیں۔ عربوں کی اس بے حسی پر خون کے آنسو رونے کو جی چاہتا ہے۔ یہ قوم جن کے آباء اجداد کے کارنامے ابھی تک تاریخ میں چمک رہے ہیں وہ قوم قومی شعور سے اتنی بے بہرہ ہو جائے کیا یہ ماتم کا مقام نہیں؟ اب عربوں کو قبائلی خصومت اور علیحدگی پسندی کے جذبے سے آزاد ہو کر متحدہ قومیت کے نظریئے کو قبول کرنا چاہیئے اور عرب لیگ کے محدود حلقے سے نکل کر مسلمانوں کی وسیع برادری میں آنا چاہیئے سفر بہت کٹھن ہے اور منزل بہت دور ہے مسلسل جد و جہد۔ صحت مند منصوبہ بندی اور کامل تائید ایزدی کے بغیر یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ خدا کرے عرب بھائیوں کی دستگیری کرے۔ آمین ۔

حضور ایدہ اللہ کا سفر یورپ (بقیہ صفحہ اول)

الرحمٰن کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس مجلس میں روزانہ بندر ہ منٹ تک ترتیبی تقریر ہوتی ہے۔ ۱۷ر جولائی سے اس پر عمل ہو رہا ہے پہلے روز مکرم ... کی معرفت کے موضوع پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دوسرے روز مکرم مولانا محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے بدظنی اور اس کے نقصانات پر روشنی ڈالی۔ ۱۹ر جولائی کو مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی نے ہمسایہ کے حقوق بیان کئے۔ ۲۰ر جولائی کو محترم چوہدری فضل احمد صاحب ناظر دیوان نے بچوں کی تربیت کے اصول پر تقریر فرمائی۔

بالالتزام دعاؤں کی تحریک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس اہم سفر میں بخیر و عافیت رہنے اور کامیاب و بامراد مراجعت کے لئے احباب جماعت پورے درد اور پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو اور حضور کے جملہ ہمراہیوں کا سفر و حضر میں ہر لمحہ اور ہر آن حافظ و ناصر اور معین و مددگار رہے۔ حضور ان اقوام تک کامیابی سے پیغام حق پہنچا کر اور ان پر اتمام حجت کر کے کامیاب و کامران خیر و عافیت کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ یورپ کی قومیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلد اسلام میں داخل ہوں اور خدائی وعدوں کے بموجب وہاں بھی اسلام اس طور پر غالب آئے کہ ہر طرف اسلام ہی اسلام ہو۔ آمین۔
(الفضل ربوہ ملخصاً)

درخواست دعا

مکرم مولوی سید محمد صاحب ابن حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سابق پراونشل امیر اڑیسہ بلڈ پریشر اور مرتیا بند Cataract کی وجہ سے بہت علیل ہیں۔ اور کمزور ہو گئے ہیں مکرم الحاج خانبہادر صاحب اللہ صاحب بلڈ پریشر سے سخت بیمار ہیں اور ذی فرش ہیں۔ اور مکرم سید حسام الدین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ تابینائی کے حملہ کے بعد بہت نحیف ہو گئے ہیں۔ ان بزرگان جماعت کی شفایابی کی درخواست دعا صحابی درویش بھائیوں اور دیگر بزرگوں کی خدمت میں عرض ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سبھوں کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔
طالب دعا احقر فضل الرحمٰن قائمقام امیر اڑیسہ

دعائے مغفرت ۔ مکرم محمد اسمٰعیل خان صاحب ... کا انتقال مورخہ ۱۳ر جولائی کی درمیانی رات کو حرکت قلب بند ہو جانے سے ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت ذوالفقار علی خان صاحب مرحوم کے فرزند اور مولانا محمد علی شوکت علی (علی برادران) کے برادر زادہ تھے۔ اُن کی وفات کے دوسرے دن نعش بذریعہ موٹر حیدرآباد لائی گئی اور رات کے ۱۰ بجے احمدیہ قبرستان میں دفن کی گئی۔ احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ حیدرآباد

کیا مسیح حقیقی خدا ہے؟

حضرت مسیح زمانؑ اور ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب کے درمیان پُرلطف و دلچسپ مقدس مباحثہ

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۳)

رئیس المناظرین پادری عبدالحق صاحب کی لاچاری اور پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے کی ہشیاری

اس جگہ ایک بات کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پادری برکت اللہ صاحب نے اپنے کتابچہ ابوت خدا اور ابنیت مسیحؑ ناصری میں حضرت مسیح موعودؑ کے کشوف و رؤیا و بعض تحریرات سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن کریم تو خدا تعالیٰ کے ولد کی تردید کر رہا ہے لیکن

"مرزا جی اس مشرکانہ عقیدہ کے پیرو نظر آتے ہیں اور اپنے الہامات میں جا بجا وہی لفظ ولد استعمال کرتے ہیں جس کے خلاف قرآن جہاد کرتا ہے۔"

(کتابچہ مذکورہ صفحہ ۲۴)

اس کے جواب میں عرض ہے کہ پادری صاحب موصوف نے اس جگہ سخت غلطی کھائی ہے انہوں نے آپ کے الہام انت منی بمنزلۃ ولدی اور انت منی بمنزلۃ اولادی وغیرہ کو پیش کر کے اصل حقیقت پر یہاں بھی پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے اور حضرت اقدس علیہ السلام کے منشار کے خلاف ان کے معنی کر کے دوسروں کو مغالطہ میں ڈالنا چاہا ہے۔ اور آپ کی ان تمام تحریرات کو نظر انداز کر دیا ہے جو اس بارہ میں حضور کی طرف سے شائع کر کے خدا تعالیٰ کی توحید کامل کو دنیا میں پیش کرتے ہوئے ہر قسم کے شرک کا ابطال کیا گیا ہے آپ کے مذکورہ الہامات میں اسی قسم کے بیٹے یا بیٹوں کا ذکر ہے جو عام محاورہ کے مطابق قرار دیئے جاتے ہیں۔

انت منی بمنزلۃ ولدی میں اس طرف اشارہ ہے کہ تو مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا کہ میرا وہ بیٹا جو عیسائیوں نے قرار دے رکھا ہے اور اولادی کے لفظ میں اس طرف اشارہ ہے کہ تو مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا کہ بائیبل اور عام محاورہ کے مطابق قرار دیئے جانے والے خدا کے سکلین ان کے بیٹے ہیں۔ گویا اس میں طرف عبارت ہے اور حضرت مسیح کی خصوصیت کا ابطال ہے۔ پادری صاحب لاتقربوا الصلوٰۃ کو لینے والے اور انتم سکاریٰ کو ترک کر دینے والے کی طرح ظاہر ہو رہے ہیں۔

پادری صاحب موصوف کو اپنے ہی یہ الفاظ یاد نہیں رہے کہ

"ارباب دانش ایسی مضحکہ خیز دلائل سے اپنی روزانہ زندگی میں قائل نہیں ہو سکتے ہر فرقہ کے بزرگ روزانہ بات چیت میں سیسیوں کو پیار کی مد سے بیٹا کہتے ہیں اور اس لفظ سے ان کی مراد ہرگز یہ نہیں ہوتی کہ وہ سب کے سب ان کے صلبی بیٹے اور رشتہ داں ان کی جائداد کے وارث ہیں۔"

(ایضاً صفحہ ۲۱)

نیز ان کو اپنی یہ تحریر جو انہوں نے مولوی ثناء اللہ کے خلاف دی تھی بھول گئی اور یاد نہیں رہی پادری صاحب لکھتے ہیں:-

"آپ نے یہ دلیل دیتے وقت قرآن کو کیوں بالائے طاق رکھ دیا جس میں لکھا ہے لیس کمثلہ شیء کہ خدا کی مثل کوئی چیز نہیں۔" (ایضاً صفحہ ۲۱)

آپ حضرت اقدس کے الہامات پر غور کر کے اپنی دلیل کی بنیادی غلطی کو آسانی سے جان سکتے تھے بالخصوص اس وجہ سے کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنی کتب میں جا بجا توحید کامل کو دنیا میں پیش فرما دیا ہے اور لکھا ہے کہ میں تو دنیا میں آیا ہی اسی غرض سے ہوں۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"یاد رہے کہ خدا تعالیٰ بیٹے بیٹوں سے پاک ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے اور نہ کسی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ کہے کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں لیکن یہ فقرے اس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں سے ہیں خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔"

اسی طرح آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا ہے اور میری جان تنگ ہے اس سے بڑھکر اور کونسا دل کا درد کا مقام ہوگا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا ہے اور ایک مشت خاک کو رب العٰلمین سمجھا گیا ہے میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور قادر و توانا خدا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے...

......وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا.....

...تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی کہ خدا کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں مگر مسیح ایک اور بھی ہے جو اس وقت بول رہا ہے خدا کی غیرت دکھلا رہی ہے کہ اس کا کوئی ثانی نہیں مگر انسان کا ثانی موجود ہے۔"

(اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء)

پادری برکت اللہ صاحب کی ہشیاری

پادری برکت اللہ صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ

"انجیل جلیل کی یہی تعلیم ہے کہ خدا کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہو سکتی۔ اور اس کی ذات ایسے امور سے پاک و منزہ اور بالا ہے۔" (مسیح کی شان صفحہ ۲۲)

اور آپ سورۃ اخلاص کا ترجمہ دے کر فرماتے ہیں کہ یہی تعلیم انجیل کی تعلیم ہے مگر انجیل کے حوالہ سے اس کا کوئی اقتباس و عبارت نقل کر کے پیش نہیں فرمائی۔ اسی کا نام استادی ہے۔ ہم اس امر کو تو تسلیم کرتے ہیں کہ انجیل نے ایک خدا کو پیش کیا ہے نہ کہ تین کو مگر انجیل میں کہاں اور کس مقام پر اس رنگ میں کامل توحید کی تعلیم دی ہے کہ دنیا کو یہ پیغام پہنچا دو کہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ اپنی ذات میں غنی اور بے پرواہ اور غیر محتاج ہے۔ نہ اس کا کبھی کوئی بیٹا ہوا ہے اور نہ ہی وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ ہی کوئی ذات اس کی ذات کے برابر ہے سب اس سے کمتر ہیں۔

ہمارا پادری صاحب موصوف سے سوال ہے کہ توحید کے بارہ میں ایسی مثبت و منفی پہلوؤں پر حاوی کامل و مکمل و اکمل توحید کا ذکر مع ثبوت و دلائل وہ ہمیں انجیل سے نکال کر دکھائیں تو ہم بھی ان کو بہادر سمجھیں ورنہ یہ نری گپ ہے جو انہوں نے ہانک دی ہے۔ اگر ایسی تعلیم انجیل میں موجود ہوتی تو وہ کبھی اس طرح مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا قرار دے کر شرک قبیح میں مبتلا نہ ہوتے۔ جبکہ ان کی ساری قوم مبتلا ہے یہی تو ہمارا دعوےٰ ہے کہ اسلام نے جس رنگ میں توحید کو پیش کیا اور کامل و مکمل و مدلل طور پر پیش کیا ہے کسی اور الہامی کتاب نے پیش نہیں کیا۔

پادری صاحب نے ہشیاری سے کام لیکر انجیل کی اس کمی و کمزوری پر پردہ ڈالنے اور اسے بھی میدان مقابلہ کا شہسوار ثابت کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ ترجمہ تو دے دیا ہے قرآن کریم کی سورۃ اخلاص کا اور ساتھ لکھ دیا ہے کہ یہی انجیل کی بھی تعلیم ہے مگر یہ تعلیم کہاں اور کس جگہ انجیل میں موجود ہے اس کا کوئی حوالہ و اقتباس نہیں دیا تا انجیل کی اس کمزوری پر

بہ دہ پڑا ہے۔

ایسا کرنے کی ضرورت پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے کو اس لئے پیش آئی کہ عیسائیوں کے رئیس المناظرین پادری عبدالحق صاحب منطقی بحوث کے متعلق بڑی تعلی سے دعوے کرتے تھے اور منطق و فلسفہ میں مقابلہ کے لئے چیلنج دیتے تھے جس پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مباحثہ ہی کے موقعہ پر ان کے سامنے یہ چیلنج رکھا گیا تھا کہ یہاں ایسی بحث کا کوئی فائدہ نہیں البتہ وہ اپنی الہامی کتاب میں سے تثلیث و مسیح کی خدائی کا دعوے اور اس کے ساتھ اس کے اپنے پیش کردہ معقول منطقی دلائل نکال کر دکھائیں اور جماعت احمدیہ کا مناظر توحید پر منطقی اشکال بنا کر قرآن کریم سے معقول منطقی دلائل بیان کرے گا اور ساتھ ہی احمدی مناظر مولانا شمس صاحب مرحوم نے للکارا کہ آؤ میدان میں میرے سامنے اس شرط سے مباحثہ کرو۔ "میں توحید پر منطقی اشکال بنا کر قرآن کریم سے دلائل بیان کروں گا۔ کیا آپ مقابلہ پر آئیں گے ہرگز نہیں"۔ اور پھر ان کے مقابلہ پر خود قرآن کریم سے ہی سورۃ اخلاص پیش کر کے قرآن کریم کا توحید کا دعوے اور اس کے مثبت و منفی ہر دو قسم کے دلائل بیان کئے گئے تھے اور اس طرح انجیل کے مقابل پر قرآن کریم کی افضلیت کا ثبوت پیش کیا گیا تھا۔ مگر پادری عبدالحق صاحب نے اس کے برخلاف اپنی اپنی الہامی کتب بولیں سے دلائل عقلیہ منطقیہ پیش کرنے کی بجائے یہ لکھا کہ توحید اور تثلیث پر طرفین عقلی دلائل پیش کریں گے"۔ گویا اپنی طرف سے یہ سب کچھ ہوگا نہ کہ اپنی الہامی کتاب کی طرف سے۔ اس کا جواب ہمارے مناظر صاحب نے یہ دیا کہ "آپ کو معلوم ہو کہ میں نے لکھا تھا کہ اپنی اپنی الہامی کتاب سے منطقی دلائل شکلیں بنا کر پیش کرنے ہوں گے مگر آپ اس سے گریز کر رہے ہیں بغیر اس کے کہ دلیل الہامی کتاب سے ہو دس نری منطقی بحث کا کیا فائدہ۔ آپ کی اور اپنی الہامی کتاب سے منطقی دلائل توحید پر ہم اور تثلیث پر آپ پیش کریں۔ آپ تو توحید پر دلائل مانگا کرتے تھے آج کیا ہو گیا کیوں اس بات کو تسلیم نہیں کرتے"۔

ہمارے مناظر صاحب نے سورۃ اخلاص لکھ کر اس سے توحید کے دلائل یوں پیش کئے کہ قل ھو اللہ احد میں شرکت عددی کی نفی ہے اور احد کا اثبات ہے اور اللہ الصمد میں یہ مثبت دلیل دی ہے کہ اس کے مرتبہ کے برابر کوئی نہیں وہ اپنے مرتبہ وجوب اور غنیٰ اور محتاج الیہ ہونے میں منفرد و یگانہ و بےمثل ہے اور باقی سب چیزیں ہالک الذات اور اس کی محتاج ہیں۔

اور لم یلد ولم یولد میں یہ دلیل دی ہے کہ نہ اس کا نسب ہے اور نہ کوئی اس کے نسب میں شریک ہے نہ وہ کسی کے نسب میں شریک ہے اس لحاظ سے بھی وہ اکیلا ہے اور لم یکن لہ کفواً احد میں برتری کی نفی کی۔ یہ کہ کسی بات میں بھی کوئی اس کے برابر نہیں نہ صفات میں نہ افعال میں وہ لیس کمثلہ شئی ہے۔ جس پر پادری عبدالحق صاحب نے یہ کہہ کر اپنا پیچھا چھڑا لیا کہ سورۃ اخلاص میں رکھا ہی کیا ہے۔ صرف بعض منفی باتیں کہی گئی ہیں۔ اور اس طرح سورۃ اخلاص کی مثبت دلیل کو نظر انداز کر دیا۔ گویا قرآن کریم نے اس میں توحید کی کوئی مثبت دلیل بیان ہی نہیں کی۔ اور یہ پادری صاحب موصوف کی بڑی جرأت ہے کہ انہوں نے مثبت دلیل دیکھتے ہوئے بھی اس کی موجودگی سے انکار کر دیا۔ اور یہ نہ سوچا کہ دنیا ان کو کس پر کیا کہے گی۔ چنانچہ پادری صاحب نے جواب میں لکھا کہ

"آپ قل ھو اللہ احد کی طرف بلاتے ہیں مگر جناب اس میں سوائے سوالب کے رکھا ہی کیا ہے یہ کیا معرفت ہے کہ خدا یہ نہیں وہ نہیں۔ جناب خدا تعالیٰ کا کوئی ثبوتی تصور پیش کیا ہوتا۔ آپ خدا کے صرف سلبی تصور پر اکتفا نہ کیجئے بلکہ اس کا ثبوتی تصور دیجئے۔"

مگر "رئیس المناظرین" پادری عبدالحق صاحب کو اس صورت میں اللہ الصمد کا ثبوتی تصور دیئے جانے کے باوجود نظر نہیں آیا۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا یہ حق کا اخفاء نہیں۔ یقیناً ہے اور ہر پڑھنے والا پادری صاحب کی طبیعت پر آنسو بہائے گا۔ پادری صاحب کو یہ معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ سورۃ اخلاص میں ثبوتی و سلبی ہر دو قسم کے دلائل توحید پر قائم کئے گئے ہیں۔ اگر انہوں نے اس وقت اسے نہیں سمجھا تو اب سمجھ لیں۔ اور اپنی غلطی کا برملا اقرار و اظہار کر کے اظہار ندامت اور حق کی تائید کریں۔

اب ہم پادری برکت اللہ صاحب کی طرف توجہ کرتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں کہ اگر سورۃ اخلاص میں بیان کی جانے والی کامل و مکمل مدلل توحید انجیل میں موجود تھی تو اس وقت ان کے رئیس المناظرین نے کیوں چھاتی پر ہاتھ مار کر نہ کہا کہ ایسی کامل مدلل توحید کی تعلیم انجیل کے اندر بھی موجود ہے مگر وہ ایسا خلاف واقعہ جواب دے کر کس طرح منہ دکھانے کے قابل رہتے جبکہ پادری عبدالحق صاحب کا دعویٰ یہ ہے کہ خدا تین ہیں باپ۔ بیٹا اور روح القدس اور اسی تثلیث ہی کو منوانے کے لئے مناظرہ کر رہے تھے۔ ان کو پادری برکت اللہ صاحب کے اس خیالی من گھڑت عقیدہ سے اتفاق نہیں کہ خدا ایک ہی ہے اور اس کے صرف نام تین ہیں پادری برکت اللہ صاحب نے ایسا نظریہ پیش کر کے اپنے رئیس المناظرین کی ساری تگ و دو اور بحث پر پانی پھیر دیا ہے۔ وہ تو قرآن کریم سے توحید اور اس کے دلائل کا مطالبہ کرتے تھے۔ مگر انہوں نے یہ کہہ کر کہ جس طرح قرآن کریم کی سورۃ اخلاص میں توحید کا ذکر کیا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح انجیل کے اندر بھی توحید کی تعلیم ہے اور یوں عیسائیت کے تثلیث کے محل کو مع اس کی بنیاد کے اکھیڑ کر پھینک دیا ہے۔ وللہ الحمد والفضل ما شھدت بہ الاعداء۔ یہ ہے حق کی فتح عظیم۔

جو بات پادری برکت اللہ صاحب کو سوجھی ہے وہ ان کے رئیس المناظرین پادری عبدالحق صاحب کو کیوں نہ سوجھی اور انہوں نے اس وقت کیوں نہ پیش کر دی کہ یہی بات انجیل بھی کہہ رہی ہے اور سورۃ اخلاص والی توحید کی تعلیم وہ بھی پیش کر رہی ہے بلکہ قرآن کریم نے انجیل ہی سے یہ چرائی ہے۔ اور پھر اس چوری کا ساتھ ہی حوالہ بھی نقل کر دیتے مگر یہ بات پادری برکت اللہ صاحب کے حصہ میں آگئی۔ پادری صاحب موصوف نے اپنی انجیل کی اس واضح کمزوری اور اپنے رئیس المناظرین پادری عبدالحق صاحب کی لاچاری کا مداوا اسی میں سمجھا کہ سورۃ اخلاص کی اعلیٰ و اکمل مدلل تعلیم کے مقابلہ پر انجیل سے تثلیث اور اس کے دلائل پیش کرنے کی بجائے قرآن کریم کی اس تعلیم کو انجیل کی طرف منسوب کر لیا جائے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا ہے گویا پادری صاحب موصوف نے قرآنی توحید کامل و مدلل کی تعلیم کو انجیل کی طرف منسوب کر کے انجیل و پادریوں کی شکست اور قرآن کریم کی فتح و افضلیت پر اپنے قلم سے مہر تصدیق ثبت کر کے دنیا کو بتا دیا کہ اہل اسلام حق پر ہیں۔ اور عیسائی بھائیوں کے دعوے نرے لاف و گزاف سے بڑھ کر کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ وہ ھباءً منثوراً ہو کر اڑتے چلے جاتے ہیں۔ اور پادریوں کے پاؤں کسی میدان میں نہیں ٹھہرتے بلکہ پھسلتے ہی چلے جاتے ہیں ہر میدان میں وہ "تجدید نظر" کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ہمارا عیسائی بھائیوں کو یہ مشورہ ہے کہ ایسے بکھیڑے کرنے اور روز بروز ایسی شکستیں اور رسوائیاں قبول کر کے اس طریق سے اسلامی صداقتوں کو خفیہ طور پر اپنانے کی بجائے بہادری کے ساتھ قرآنی صداقتوں کو قبول کریں اور اسلام میں آ جائیں تاکہ یہ نت آئے دن کی خلفشار دور ہو کر محبت و الفت و اخوت کا حقیقی پلیٹ فارم تیار ہو کر اس پر سب متحد ہو جائیں یہ بات ان کے لئے ہر طرح دین و دنیا کے لحاظ سے مبارک ہوگی۔ اور ان کو کچھ بھی نقصان نہ ہوگا۔ بلکہ صداقت کو قبول کرنے کے نتیجہ میں عظیم الشان دائمی خوشی و برکات حاصل ہوں گی۔ جو دوسرے طریقوں سے حاصل ہونی ناممکن ہیں۔

تصحیح

اخبار بدر مورخہ ۲۹ر جون ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں جلسہ سالانہ کیرنگ کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس رپورٹ میں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس میں "خاتم النبیین اور جماعت احمدیہ" کے موضوع پر جس تقریر کے ہونے کا ذکر کیا گیا ہے اس میں مقرر صاحب کا نام سہواً درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ یہ تقریر مکرم مولوی محسن خاں صاحب مبلغ سلسلہ نے کی تھی۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

خاکسار شریف احمد امینی
مبلغ انچارج صوبہ بنگال و اڑیسہ

درخواست دعا۔ مکرم غلام رسول صاحب ونی احمدی ساکن حضرت بل سرینگر اپنی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"بدر" کی اعانت کا ایک طریق

از قلم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ہفت روزہ بدر مرکز قادیان کا واحد آرگن ہے ۱۹۵۱ء سے ابتک محبوب امام کے روح پرور خطبات، مرکزی تحریکات و اعلانات احباب جماعت تک بلا ناغہ پہنچا رہا ہے اس کا سالانہ چندہ صرف سات روپے ہے لیکن پندرہ سال گذر جانے کے باوجود یہ اخبار اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکا۔ ایک بڑی رقم صدر انجمن احمدیہ کو بطور گرانٹ دینی پڑتی ہے۔ اور بعض مخیر احباب کے تعاون سے یہ اخبار احباب جماعت کے ہاتھوں تک پہنچتا ہے۔

اخبار بدر کی اشاعت بڑھا کر زیادہ سے زیادہ خریدار بنا کر ایک تو احباب اس کی اعانت کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس وقت میں بدر کی اعانت کا ایک اور طریق پیش کرتا ہوں اس میں میرے مخاطب جماعت کے کاروباری احباب ہیں۔ ہمارے یہ دوست جو مختلف نوعیت کا کاروبار کرتے ہیں۔ کارخانہ دار ہیں۔ اگر اپنے کاروبار کا اشتہار اخبار بدر میں دیں اور خدمت کے جذبے سے اس پر عمل کریں تو اس کا دوہرا فائدہ ہوگا۔ ایک تو اس اشتہار کی وجہ سے خدا تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت دے گا۔ اور ساتھ ہی بدر کی مالی اعانت بھی ہوجائے گی۔ فی زمانہ اخبارات کی کامیابی کا ایک ذریعہ اشتہارات کی اشاعت بھی ہے۔ اس لئے میں اس نیت کے ساتھ کاروباری احباب کو اس اہم امر کی طرف دعوت دیتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ احباب اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے

اللہ تعالیٰ آپ کے کاروبار میں برکت دے ہر فتنہ و شر سے محفوظ رکھے آمین

اشتہارات کی اجرت حسب ذیل ہے:-

پورا صفحہ ۲۵ روپے فی اشاعت ۔ نصف صفحہ ۱۴ روپے فی اشاعت

۱/۴ صفحہ ۷ روپے فی اشاعت ۔ نصف کا ۱/۴ ۴ روپے فی اشاعت

اخبار بدر کے خریداران متوجہ ہوں!

(۱) اگر اخبار "بدر" نہ پہنچتا ہو۔ پتہ میں تبدیلی درستی کرنا مقصود ہو۔ یا پتہ تبدیل کرانا ہو تو فوری طور پر دفتر بدر کو اطلاع دی جاوے۔

(۲) اگر آپ لقب یاد رہیں تو اُسے فہرست میں لکھا یا بھجوا دیجئے۔

(۳) چندہ بدر ختم ہو گیا ہو یا ہونے والا ہو۔ تو پیشگی چندہ بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ ترسیل زر بذریعہ منی آرڈر فرمائیں۔

پتہ اردو یا انگریزی میں خوشخط ہو۔ تاکہ کسی طرح کی غلطی کی وجہ سے آپ کا پرچہ رستہ میں رُکنے نہ پائے۔

مینجر بدر قادیان

چندہ تحریک جدید کی اہمیت

مستقل صدقے کا کام

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہو رہی ہے گی۔ اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے۔ میں کہتا ہوں ہزاروں سال جانے دو اگر دو سو سال بھی مستقل طور پر انہیں ثواب پہنچتا رہے تو یہ کتنی عظیم الشان کامیابی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں دس سال کی قربانی کی حقیقت ہی کیا ہے؟"

آئندہ نسلوں میں تمہارا نام عزت سے لیا جائیگا۔

"خدا تعالیٰ نے ... یہ جو کہا ہے کہ اُس دن جنت قریب کر دی جائیگی اُس کا بھی یہی مفہوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت کھڑی کر دے گا جو دین کی خدمت کرے گی۔ اور نہ صرف یہ کہ اُسے اس خدمت کا کوئی معاوضہ نہیں ملے گا بلکہ جھاڑیں پڑیں گی۔ اُسے گالیاں دی جائیں گی۔ دُنیا اُسے دُھتکار دے گی کہ وہ کیوں خدا تعالیٰ کی ہو گئی۔ وہ خدا تعالیٰ کے دین کی کیوں خدمت کر رہی ہے۔ اس لئے لازمی طور پر خدا تعالیٰ اُسے قبول کرے گا۔ پس تم ان دنوں کی قدر کرو۔ اور اپنے لئے زیادہ ثواب حاصل کر لو۔ تا خدا تعالیٰ کے سامنے بھی سرخرو ہو جاؤ۔ اور آئندہ نسلوں کے سامنے بھی تمہارا نام عزت سے لیا جائے"

میں تحریک جدید کو اُس وقت تک جاری رکھوں گا جب تک تمہارا سانس قائم ہے۔

"جب اُنیس سال ختم ہونے کو آئے تو میں نے فیصلہ کیا کہ میں تحریک جدید کو اُس وقت تک جاری رکھوں گا جب تک تمہارا سانس قائم ہے۔ تا خدا تعالیٰ کا فضل اور اُس کی رحمت اُنیس سال تک محدود نہ رہے بلکہ وہ تمہاری ساری عمر تک چلتی جائے۔ جس کی ساری عمر تک خدا تعالیٰ کے فضل اور اُس کے انعام جاتے ہیں اُس کے مرنے کے بعد بھی اُس کے ساتھ جاتے ہیں۔

پس میں تم سب کو تحریک جدید میں حصہ لینے کے لئے بلا رہا ہوں"

خدا تعالیٰ آپ سب کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس ارشادات کے پیش نظر بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

درخواست دعا خاکسار کی لڑکی بہت سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت و بزرگان کرام و درویشان قادیان سے عاجزانہ التماس ہے کہ اس کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے مولا کریم سے دعا فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔

خاکسار شیخ شمس الدین احمدی
از کھدرک

خبریں

یروشلم ۲۷ جولائی۔ اقوام متحدہ کے ایک نمائندہ نے بتایا ہے کہ مصر اور اسرائیل میں جنگ بندی کے سلسلہ میں … مشاہد تعینات کرنے کے کام میں کچھ غیر متوقع مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ مشکلات کونسی ہیں۔ تاہم پتہ چلا ہے کہ اسرائیل جنگ بندی لائن نہر سویز کے عین وسط میں قائم کرنا چاہتا ہے۔

… نہر سویز میں جہاز رانی کا حق منوانا چاہتا … مصر … سے مختلف ہے۔ … کا کہنا ہے کہ اسرائیل نے نہر سویز کے کنارے … کشتیاں جمع کر دی ہیں۔ اگر … نہر سویز کو جہاز رانی کے لئے استعمال کیا تو یہ کارروائی جنگ بندی معاہدہ کی خلاف ورزی سمجھی جائے گی اور مصر اس کے انسداد کے لئے طاقت استعمال کرے گا۔ اسرائیل نے مطالبہ کیا ہے کہ جنگ بندی معاہدہ کے تحت اسرائیل اور مصر دونوں کے بحری جہازوں کو جہاز رانی کا حق ملنا چاہئے۔ اسرائیل نے اپنے اس مطالبہ کا اظہار کل رات وزارت کی میٹنگ کے بعد کیا تھا۔ … سنبھالے نہر سویز کے دونوں کناروں پر جنگ بندی پر عملدرآمد کروانے کے لئے … تعینات کئے گئے۔ ان کا … دستہ مصر پہنچ گیا ہے انہوں نے نہر سویز کے مشرقی کنارے اور مغربی کنارے پر پہنچ کر کام شروع کر دیا ہے۔ اقوام متحدہ … اس بات پر تشویش … ہے کہ مصر اور اسرائیل کی فوجوں میں … ڈیڑھ ماہ میں جنگ بندی معاہدہ پر عمل نہیں ہوا … کا کہنا ہے کہ اگر اسرائیل نے نہر سویز میں کشتیاں استعمال کیں تو مصری توپ خانہ اس پر فائرنگ کرے گا۔

قاہرہ ۲۷ جولائی۔ پانچ عرب ممالک کے لیڈروں نے قاہرہ میں اپنی دو روزہ کانفرنس کے نتیجہ کے طور پر اسرائیل سے وہ علاقہ واپس لینے کے لئے ایک پلان بنایا ہے جس پر حالیہ جنگ کے دوران اسرائیل نے قبضہ کر لیا تھا۔ اس کانفرنس میں صدر ناصر کے علاوہ الجیریا، عراق، اردن اور سوڈان کے لیڈر بھی شامل تھے۔ کانفرنس میں امریکہ اور برطانیہ پر الزام لگایا گیا … دوسرے ملکوں نے اسرائیل کے ساتھ جنگ میں اسرائیل کی مدد کی تھی … یہ بھی طے ہوا کہ ان عرب ممالک کی چوٹی کانفرنس بلانا نہیں۔ جیسا کہ اردن کے شاہ حسین نے تجویز پیش کی تھی۔

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ سنیکت سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے آج لوک سبھا میں معاملات خارجہ پر بحث کے دوران کہا کہ سابقہ غلطیاں بھارت کو چین کی اشتعال انگیزیوں کا صحیح جواب دینے سے روکتی رہی ہیں جب چین نے حملہ کیا اور ہمارے علاقہ پر قبضہ کر لیا تو ہم اس کے ساتھ سفارتی تعلقات توڑنے میں ناکام رہے۔ چنانچہ جب چین نے ہمارے دو سفارتی نمائندوں کی پیکن کے بازاروں میں پریڈ کروا کر ہماری تذلیل کی تو یہ قدم اٹھانا مشکل تھا۔ اگر چین برسات کے بعد پاکستان … حملہ کرے تو بھارت کو پچھلی غلطیاں نہیں دہرانی چاہئیں … منتری نے حال ہی میں جو مختلف سرحدی علاقوں کا دورہ کیا ہے اس سے شک پیدا ہوتا ہے کہ برسات کے دوران ایک اور پاکستانی حملہ کا خطرہ ہے اگر یہ حملہ ہو جائے تو سرکار کو بزدلی نہیں دکھانی چاہئے اسے یہ پرواہ نہیں کرنی چاہئے کہ امریکہ یا روس کیا کہیں گے۔ ہم ان کی باتیں بعد میں سن سکتے ہیں۔ حملہ کی صورت میں اس دیش کو نہ بھولنا چاہئے کہ مشرقی پاکستان کے لوگ پاکستان کے تخیل کے ہی خلاف ہیں اور سندھ … فرقہ کے خلاف ہیں۔ … عربوں اور اسرائیل کی جنگ بھارت کے لئے سبق آموز ہے اس سے ظاہر ہے کہ مضبوط قوت ارادی کا کوئی بدل نہیں ہے۔ ڈاکٹر لوہیا نے کہا کہ دیش کی خارجہ پالیسی ایسی ہونی چاہئے کہ دیش کو حملہ سے پہلے ہی چوکس اور تیار رہنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ جب پاکستان یا چین حملہ کر دیں تب وہ دنیا کو بتا سکیں گے کہ بھارت نے پہلے حملہ کیا ہے اور سرکار کے … پروپیگنڈا کا … کرنا مشکل ہوگا۔

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ وزیر خارجہ شری چھاگلہ نے آج پھر یقین دلایا کہ بھارت سرکار ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق کسی ایسے معاہدہ پر دستخط نہیں کرے گی جو بھارت کے قومی مفادات کے منافی ہو۔ آپ نے کہا کہ کسی بھی طاقت کی طرف سے بھارت پر ایٹمی معاہدہ پر دستخط کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں کوئی دباؤ نہیں پڑ رہا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کینیڈا جس نے بھارت … ایٹمی ری ایکٹروں کے لئے بڑی مدد دی ہے بھارت پر دباؤ نہیں ڈال رہا۔ اس کے جواب میں شری چھاگلہ نے کہا کہ کینیڈا نے بھی اس معاہدہ پر دستخط کرنے کو نہیں کہا کئی ممبروں نے چین کے ایٹمی طاقت بننے اور پاکستان کو چین کی طرف سے ایٹمی ہتھیار ملنے کے امکان پر گہری تشویش ظاہر کی۔ شری چھاگلہ نے کہا کہ یہ ٹھیک ہے کہ چین کے ایٹمی طاقت بن جانے سے بین الاقوامی پس منظر بدل گیا ہے ہمیں امید ہے کہ چین پاکستان کو ایٹمی ہتھیار نہیں دے گا۔ تاہم بھارت سرکار ساری صورت حال پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ اور وہ ضروری کارروائی کرے گی۔ آپ نے کہا کہ بھارت کو ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کے متعلق معاہدہ کا مسودہ مل گیا ہے اور بھارت سرکار اس پر غور کر رہی ہے۔ دو بڑی طاقتیں امریکہ اور روس ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کو روکنے کے معاہدہ میں ایک دوسرے کے نزدیک آ گئے ہیں تاہم وہ ابھی تک ایک دوسرے سے متفق نہیں ہو سکے۔

امرت سر ۲۷ جولائی۔ پنجاب سٹیٹ بجلی بورڈ کے سری ہرگوبند پور میں تعینات ایک انجینئر شری امر جیت سنگھ دھالیوال نے دریائے بیاس میں چھلانگ لگا کر دردناک حالات میں خودکشی کر لی ہے اس کی لاش ابھی تک برآمد نہیں ہوئی۔ متوفی کی شادی ہوئے صرف ڈیڑھ سال ہوا تھا اس کا کوئی بچہ نہیں۔ پنجاب سٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ … کی ایک تاریخی میٹنگ … میں ہوئی۔ متوفی کی آخری چٹھی اس موقعہ پر پڑھی گئی جو اس کے گھر سے ملی۔ اس چٹھی میں متوفی نے کہا ہے کہ ہمارے دیش میں حالات اتنے خراب ہو گئے ہیں کہ کسی شریف اور ایماندار کو انصاف نہیں مل سکتا۔ اور میرے جیسا آدمی دنیا میں عزت کی زندگی بسر نہیں کر سکتا میں زندگی سے تنگ آ چکا ہوں خصوصاً آجکل پچھلے کچھ عرصہ سے جب سے فرنٹ وزارت بنی ہے کامریڈ … کمیونسٹوں کے رویہ سے بہت دکھی ہوں۔ کیونکہ یہ کامریڈ کمیونسٹ … اور خود غرض واقع ہوئے ہیں۔ اور دوسروں کا جینا دوبھر کر دیتے ہیں چونکہ میں اب ہر طرف سے بے آس ہو چکا ہوں اسی لئے بیاس کی نذر ہو رہا ہوں میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر میں پوری تندہی سے اپنی قوم کی خدمت نہیں کر سکتا تو پھر مجھے جینے کا کوئی حق نہیں تاکہ اپنی ناخوشگوار زندگی کا خاتمہ کر سکوں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی سوئٹزرلینڈ میں تشریف آوری

(بقیہ صفحہ اول)

اور اس موقعہ پر مختلف ملکوں کے مسلمانوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنے جذباتِ محبت و عقیدت پیش کئے۔ (برقی اطلاع)

(۲) زیورک سے مورخہ ۱۷ جولائی کو مبلغ سوئٹزرلینڈ و امام مسجد محمود زیورک مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مورخہ ۱۱ جولائی بروز منگل حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں ظہرانہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مختلف ملکوں کے سفیروں متعدد دیگر سفارتی نمائندوں اور سوئٹزرلینڈ کے سربرآوردہ حضرات نے شرکت کی۔

ریڈیو اور ٹیلیویژن پر سوئس ریڈیو نے حضور کے انٹرویو اور استقبالیہ تقریب کی فلم تیار کی۔ انٹرویو کے مناظر اسی شام ٹیلیویژن پر دکھائے گئے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اپنے مقاصد میں کامیابی اور صحت و سلامتی کے ساتھ مراجعت کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرتے رہیں۔

پروگرام کے مطابق حضور ۲۱ جولائی کو کوپن ہیگن میں مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔ یہی وہ بابرکت تقریب ہے جو حضور کے حالیہ سفر یورپ کا ابتدائی باعث بنا اس لئے احباب اس تقریب کے ہر طرح سے بابرکت اور مثمرات حسنہ ہونے کے لئے بھی خصوصیت سے دعائیں کرتے رہیں۔